آخری قسط

خلقت جنین کے بارے میں
جدید سائنسی تحقیق اور قرآن کریم

ڈاکٹر سرفراز خان
لیکچرار باٹنی و یشم کالج گومل یونیورسٹی ڈیرہ اسماعیل خان

پیش کردہ پشاور فقہی کانفرس

نوٹ:۔ ادارہ کا مقالہ نگار کی رائے سے اتفاق ضروری نہیں ہے۔ (ادارہ)

نمبر شمار	ذیلی عنوانات	نمبر شمار	ذیلی عنوانات
۱	خلق آخر کا مرحلہ	۲	جدید سائنسی تحقیق
۳	رحم مادر میں جنین کی ضروریات کا انتظام	۴	آنول (Placenta)
۵	Placentation	۶	Umbilical Cord
۷	مکمل اور نامکمل تخلیق	۸	جدید سائنسی تحقیق
۹	اسقاط حمل کی قسمیں	۱۰	خلقت میں خرابی یا نقص (Malformation)
۱۱	ظلمت ثلث	۱۲	جدید سائنسی تحقیق
۱۳	جدید سائنسی تحقیق (لڑکا ، لڑکی)	۱۴	جڑواں بچوں کی پیدائش
۱۵	(الف) غیر مماثل (Non-Identical)		(ب) مماثل جڑواں (Identical)
۱۶	نتیجہ البحث	۱۷	مأخذ ومراجع

خلق آخر کا مرحلہ:

ثُمَّ اَنشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ؕ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ○

ترجمہ: پھر اُسے ایک نئی صورت میں بنا دیا۔ سو اللہ تعالیٰ بڑا برکت والا اور سب سے بہتر بنانے والا ہے۔

فائدہ: پھر ان سب انقلابات کے بعد ہم نے اس میں روح ڈال کر اس کو ایک دوسری ہی طرح کی مخلوق بنا دیا جو حالات سابقہ سے نہایت ہی متمائز ومتبائن ہے۔(۴۷)

جس پر آگے چل کر بچپن، جوانی، کہولت اور بڑھاپے کے بہت سے احوال وادوار گزرتے ہیں۔(۴۸)

اللہ تعالیٰ احسن الخالقین ہے جس نے نہایت خوبصورتی سے تمام اعضاء قوی کو بہترین سانچے میں ڈھالا اور اس کی ساخت عین حکمت کے موافق نہایت موزوں ومتناسب بنائی۔(۴۹)

دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ **لقد خلقنا الانسان فی احسن القویمo**

ترجمہ: انسان کو بڑے عمدہ انداز میں پیدا کیا ہے۔(۵۰)

جدید سائنسی تحقیق:

ڈاکٹر کیتھ مور کہتا ہے کہ ہڈیاں اور عضلات کے بننے کی وجہ سے دوسری تخلیق وجود میں آجاتی ہے اور یہ انسانی جنین ہے جو آٹھویں ہفتے کے آخر میں بن جاتا ہے جو نمایاں انسانی خصوصیات کا حامل ہوتا ہے اس کو Fetus کہتے ہیں یہ وہ نئی مخلوق ہوسکتی ہے جس کا ذکر قرآنی آیت (یعنی ثُمَّ اَنْشَاْ نٰهُ خَلْقاً اٰخَرَ ط) میں ہوا ہے۔(۵۱)

تقریباً 12 ہفتے میں جنین (Fetus) کے تمام اعضاء مکمل ہوجاتے ہیں۔ باقی مہینوں میں اس کی سترھویں ہفتے میں ماں بچے کی حرکات واضح طور پر محسوس کرنے لگتی ہے۔(۵۲)

چوتھا مہینہ شروع ہونے کے بعد حرکت قلب شروع ہوجاتی ہے اسی مہینہ میں جنین میں قوت سامعہ کی نشونما مکمل ہوجاتی ہے اور جنین باہر کی آوازیں اور اپنی ماں کی آوازیں سننا شروع کردیتا ہے قوت باصرہ کی نشونما اس کے بعد مکمل ہوتی ہے۔(۵۳)

آٹھارویں اور تیئسویں ہفتے کے جنین شکل نمبرے میں دکھائے گئے ہیں۔

بیسویں ہفتے میں بطن مادر کا باہر طرف پھیلنا، بچے کے مختلف اعضاء کی واضح نشونما کا پتہ دیتا ہے۔ آٹھائیسویں ہفتے میں بچہ اس قابل ہوجاتا ہے کہ ماں سے علیحدہ ہوکر زندہ رہ سکتا ہے بہت سے ایسے بچے ہوتے ہیں کہ جب وہ آٹھائیسویں ہفتے سے پہلے پیدا ہوجاتے ہیں تو وہ زندہ رہ کر صحیح نشونما پاتے ہیں۔(۵۴)

مدت حمل (Length of Pregnancy):

قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ''وَحَمْلُهُ وَفِصٰلُهُ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ط

ترجمہ: اور اس کا حمل اور دودھ چھڑانا تیس مہینے ہیں۔

حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں کہ ''لڑکا اگر قوی ہو تو اکیس مہینہ میں دودھ چھوڑتا ہے اور نو مہینے ہیں حمل کے۔'' یا یوں کہو کہ کم از کم مدت حمل چھ مہینے ہیں اور دو برس میں عموماً بچوں کا دودھ چھڑا دیا جاتا ہے۔ اس طرح کل مدت تیس (۳۰) مہینے ہوئے۔(۵۵)

دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ''وَ نُقِرُّ فِي الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى.''

ترجمہ: اور ہم رحم میں جس کو چاہتے ہیں ایک مدت معین تک ٹھہراتے ہیں۔

فائدہ: یعنی جتنی مدت جس کو رحم مادر میں ٹھہرانا مناسب ہوتا ہے ٹھہراتے ہیں۔کم از کم چھ مہینے اور زیادہ سے زیادہ دو برس یا چار برس علی اختلاف الاحوال۔(۵۶)

جدید سائنسی تحقیق:

In general, the length of pregnancy for full-term fetus is considered to be 280 days or 40 weeks after onset of the last menstruation or more accurately, 266 days or 38 weeks after fertilization.(57)

ترجمہ: عام طور پر حمل کی مدت آخری ماہواری (حیض) کے آغاز کے بعد سے لیکر مکمل بچہ بننے تک 280 دن یا 40 ہفتے خیال کیا جاتا ہے بلکہ زیادہ صحیح بات یہ ہے کہ بارآوری (Fertilization) کے بعد 266 دن یا 38 ہفتے کا عرصہ مدت حمل ہے۔

شکل نمبر:A۔ 18 ہفتوں کا جنین

B-23 ہفتوں کا جنین

رحم مادر میں جنین کی ضروریات کا انتظام:

اللہ رب العزت جتنی مدت تک بچہ کو رحم مادر میں ٹھہرائے رکھتا ہے اس کی ضروریات زندگی اُسی ماحول کے مطابق پورا فرماتے رہتے ہیں کیونکہ وہ ہمارے حقیقی ربّ ہیں۔ جدید سائنسی تحقیق نے بھی یہ واضح کردیا ہے کہ رحم مادر (Uterus) میں بچے کی ضروریات (مثلاً خوراک، عمل تنفس، فاسد مادے کا اخراج وغیرہ) آنول (Placenta) اور Umbilical Cord کے ذریعے پوری ہوتی رہتی ہیں۔

آنول (Placenta):

Organ, consisting of embryonic and nateral tissues in close union, by which embryo of viviparous animal is nourished. (58)

وہ عضو (Organ) جو جنین اور ماں کی بافتوں کے ملنے سے بنتا ہے اور جس کے ذریعے جنین کی نشوونما ہوتی رہتی ہے۔ (شکل نمبر ۸-B)

:Placentation

میملز (Mammals) کے اندر آنول نال کی جو ترتیب ہوتی ہے اس کو Placentation کہتے ہیں۔(۵۹) حمل کے آٹھویں ہفتے میں بچہ دانی کے اندرونی جھلی (Uterine Endometrium) اور جنین (Conceptus) کے درمیان Placenta بن جاتا ہے جس کے ذریعے جنین Birth (پیدا ہونے) تک رحم مادر کے ساتھ چمٹا رہتا ہے اس کے ذریعے ماں سے خون کی صورت میں غذا حاصل کرتا رہتا ہے۔اس کے علاوہ عمل تنفس (Respiration) اور فاسد مادہ کے اخراج میں بھی اہم کردار ادا کرتا ہے۔بیماری کے جراثیموں کو جنین تک پہنچنے میں مانع ہوتا ہے۔(۶۰)

:Umbilical Cord

یہ ایک (رسی کی طرح) عضو ہے جو بچہ کے ناف کے ساتھ اور دوسری طرف آنول نال کے ساتھ ملا ہوتا ہے۔اس کے اندر نالیاں ہوتی ہیں جن کے ذریعے خون بچے اور آنول نال کے درمیان گردش کرتا رہتا ہے۔ بچے کی پیدائش کے بعد اس (Cord) کو کاٹ دیا جاتا ہے۔بچے کے ساتھ جڑا ہوا (Cord) کا حصہ چند دنوں کے بعد خشک ہو کر بچے سے علیحدہ کرلیا جاتا ہے جس کی وجہ سے اس کے پیٹ میں باہر کی طرف ایک گڑھا (Scar) سا بن جاتا ہے۔جن کو عام زبان میں ناف (Umbilicus Narel) کہتے ہیں۔(۶۱) دیکھئے شکل نمبر ۸۔B

A

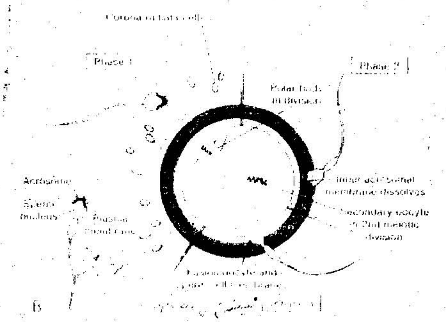

B

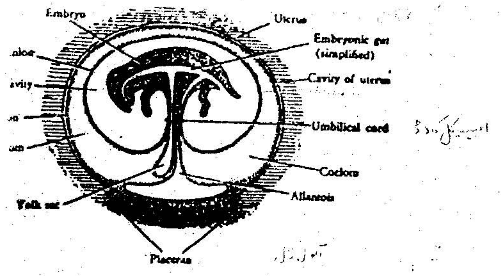

شکل نمبر۸: A۔اس شکل میں بارآوری(Fertilization)کے دوران سپرم کا بیضہ کے اندر مرحلہ وار داخل ہونا دکھایا گیا ہے۔

B۔اس شکل میں رحم مادر میں جنین سے متعلقہ حصے خاص طور پر آنول نال(Placenta)اور Umbilical Cord اور پردے نظر آرہے ہیں۔

مکمل اور نامکمل تخلیق:

ارشاد ربانی ہے۔ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّ غَيْرِ مُخَلَّقَةٍ.

ترجمہ: پھر گوشت کی بوٹی نقشہ بنی ہوئی اور بغیر نقشہ بنی ہوئی سے بنایا۔

فائدہ: یعنی نطفہ سے جما ہوا خون اور خون سے گوشت کا لوتھڑا بنتا ہے جس پر ایک وقت آتا ہے کہ آدمی کا پورا نقشہ (ہاتھ، پاؤں، آنکھ، ناک وغیرہ) بنا دیا جاتا ہے اور ایک وقت ہوتا ہے کہ ابھی تک نہیں بنایا گیا۔ یا یہ مطلب ہے کہ بعض کی پیدائش مکمل کر دی جاتی ہے اور بعض یوں ہی ناقص صورت میں گر جاتا ہے۔ یا یوں کہا جائے کہ بعض بے عیب ہوتا ہے بعض عیب دار۔(۶۲)

حضرت عبداللہ ابن معسوؓد ہی سے روایت کیا ہے کہ نطفہ جب کئی دور سے گزرنے کے بعد مضغہ (گوشت) بن جاتا ہے تو اس وقت وہ فرشتہ جو ہر انسان کی تخلیق پر مامور ہے وہ اللہ تعالیٰ سے دریافت کرتا ہے یارب مخلقة او غیر مخلقة یعنی اس مضغہ سے انسان کا پیدا کرنا آپ کے نزدیک مقدر ہے یا نہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ جواب ملتا ہے کہ یہ غیر مخلقہ ہے تو رحم اس کو ساقط کر دیتا ہے۔ تخلیق کے دوسرے مراتب تک نہیں پہنچتا۔ اگر حکم ہوتا ہے کہ یہ مخلقہ ہے تو پھر فرشتہ سوال کرتا ہے کہ لڑکا ہے یا لڑکی، اور شقی ہے یا سعید، اور اس کی عمر کیا ہے اور اس کا عمل کیسا ہے اور کہاں مرے گا یہ سب چیزیں اسی وقت فرشتہ کو بتلا دی جاتی ہیں۔(۶۳)

جدید سائنسی تحقیق:

جدید سائنسی تحقیق بھی اس کی تصدیق کرتی ہے کہ بچہ مکمل اعضاء کے ساتھ صحیح سالم بھی پیدا ہو سکتا ہے اور نامکمل حالت میں بھی اس کا اسقاط ہو سکتا ہے۔ بعض بچے نقائص، کمزوریوں اور موروثی بیماریوں کے ساتھ دنیا میں تشریف لے آتے ہیں۔

اسقاط حمل(Abortion):

The expulsion of the fetus before it is viable.

جنین کا قبل از وقت خارج ہونا (گرنا) اسقاط حمل کہلاتا ہے۔

اسقاط حمل کی قسمیں: اس کی بہت سی قسمیں ہیں۔ چند ایک درجہ ذیل ہیں۔

1۔Ovular Abortion: پہلے تین ہفتوں کے دوران اسقاط حمل Ovular Abortion کہلاتا ہے۔

2۔Embryonic Abortion: چوتھے ماہ سے قبل اسقاط حمل کو Embryonic Abortion کہتے ہیں۔

Fetal Abortion-3: چوتھے ماہ کے بعد اسقاط حمل کو Fetal Abortion کہتے ہیں۔

Late Abortion-4: یہ وہ اسقاط حمل ہے جو مکمل طور پر آنول (Placenta) کی تکمیل کے بعد سے لیکر اٹھائیسویں ہفتے تک ہو جائے۔(۶۴)

اندازہ لگایا گیا ہے کہ 50% حمل (Pregnancies) خود بخود اسقاط (Spontaneous Abortion) کی وجہ سے ختم ہو جاتے ہیں۔(۶۵)

خلقت میں خرابی یا نقص (Malformation):

60-40 فیصد پیدائشی خامیوں (نقائص) کے اسباب غیر معلوم ہیں۔ بڑی بڑی ساختی خرابیاں 2-23 فیصد زندہ پیدا ہونے والے بچوں میں پائی جاتی ہیں۔ جینی عوامل (Genetic factors) جیسے کروموسوم (Abnormal alities) اور غیر متغیر جینز (Mutant genes) تقریباً 15 فیصد پیدائشی خامیوں کے اسباب سمجھے جاتے ہیں۔ معمولی خامیاں تقریباً 15 فیصد نئے پیدا ہونے والے بچوں میں پائی جاتی ہیں۔

خلقی خرابیاں اعضاء کے بننے (Organogenis) کے وقت واقع ہوتی ہیں۔ان خرابیوں کی وجہ سے عضو (Structure) مکمل طور پر یا جزوی طور پر ختم ہو جاتا ہے یا اس کے وضع (ہیئت) میں تبدیلی آجاتی ہے۔

Malfornations کے اسباب ماحولی اور جینیی عوامل (Genetic factors) ہیں جو علیحدہ علیحدہ یا اکٹھے طور پر عمل کر رہے ہوتے ہیں۔ اکثر Malformations کا آغاز حمل کے تیسرے ہفتے سے لیکر آٹھویں ہفتے تک ہوتا ہے۔(۶۶)

ظلمت ثلث:

يَخۡلُقُكُمۡ فِيۡ بُطُوۡنِ اُمَّهٰتِكُمۡ خَلۡقًا مِّنۡۢ بَعۡدِ خَلۡقٍ فِيۡ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ؕ

ترجمہ: وہ تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں تین تین باریک پردوں کے اندر تمہیں ایک کے بعد ایک شکل دیتا چلا جاتا ہے۔

فائدہ: وہ تین پردے یہ ہیں (۱) پیٹ (۲) رحم (۳) جھلی، جس کے اندر بچہ ہوتا ہے۔ وہ جھلی بچے کے ساتھ نکلتی ہے۔(۶۷)

جدید سائنسی تحقیق:

جدید سائنسی تحقیق کے رو سے اس امر کی تصدیق ہو چکی ہے کہ ماں کے پیٹ میں جنین کی نشو نما کے مرحلے تین پردوں میں تکمیل پذیر ہوتے ہیں جنہیں قرآن مجید نے ظلمت ثلث کے ساتھ تعبیر کیا ہے۔

ڈاکٹر کیتھ کے مطابق:

"The three veils of darkness" may refer to:

(1) The maternal anterior abdominal wall

(2) The Uterine wall.

(3) The amniochionic membrance. Although there are other interpretations of this statement. The one presented here seems the most logical form an embryological point of view.

وہ تین پردے (ظلمت ثلث) یہ ہیں۔

(۱) پہلی مادری شکمی دیوار۔ (۲) رحمی دیوار

(۳) غلاف جنین جھلی (رحم میں جنین کا کردار کا اضافی حصہ Extra-embryonic membranes) ان (ظلمت ثلث) کی ایک اور متبادل سائنسی تعبیر بھی ہے۔ مثلاً

Chorion-1 Amnion-2 Amniotic fluid-3

لیکن جینیانی نقطہ نظر سے پہلی تعبیر زیادہ صحیح اور مناسب حال ہے۔ (۶۸)

جنس کا تعین:

اللہ رب العزت فرماتے ہیں۔ ''یخلق ما یشاء یھب لمن یشاء و یھب لمن یشاء الذکور او یزوجھم ذکرانا و اناثا ویجعل من یشاء عقیماً۔

(اللہ) جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جسے چاہتا ہے لڑکیاں عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے لڑکے بخشتا ہے یا لڑکے اور لڑکیاں ملا کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بانجھ کر دیتا ہے۔ (۶۹)

مولانا صلاح الدین یوسف فرماتے ہین۔ اس مقام پر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی چار قسمیں بیان فرمائی ہیں۔ ایک وہ جن کو صرف بیٹے دیئے، دوسرے وہ جن کو صرف بیٹیاں، تیسرے وہ جن کو بیٹے اور بیٹیاں دونوں اور چوتھے وہ جن کو بیٹا نہ بیٹی۔ (۷۰)

شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ صاحب نے'' او یزوجھم ذکرانا و اناثا'' ترجمہ یوں کیا ہے۔ ''یا اُن کو دیتا ہے جوڑے بیٹے اور بیٹیاں'' شبیر احمد صاحب عثمانیؒ نے اس کا تفسیری نوٹ کچھ یوں لکھا ہے۔ ''کسی کو (ملتے ہیں) دونوں، جڑواں یا الگ الگ۔ (۷۱)

جدید سائنسی تحقیق:

جدید سائنسی تحقیق کے مطابق بار آوری کے وقت لڑکا یا لڑکی ہونے کا امکان 50% ہوتا ہے۔ انسانی جسم کے خلیوں میں لون جسیموں (Chromosomes) کے 23 جوڑے ہوتے ہیں ان میں سے ایک جوڑا جنس کا تعین کرتا ہے۔ جب جنسی خلیئے یا ناتی خلیئے (Genetics) بننے کا وقت تخفیفی تقسیم (Meiosis) کا عمل ہوتا ہے تو یہ جوڑا بھی دو میں تقسیم ہو جاتا ہے۔

مادہ کی صورت میں اس جوڑے کے دونوں ممبر ایک جیسے ہوتے ہیں اور XX (ایکس ایکس) لون جیسے کہلاتے ہین جبکہ نر کی صورت میں اس کے دونوں ممبر ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں جن کو XY (ایکس وائی) لون جیسے کہا جاتا ہے۔ گویا

لڑکا: جس میں ایک X اور ایک Y موجود ہو یعنی XY

لڑکی: جس میں دونوں X موجود ہو یعنی XX

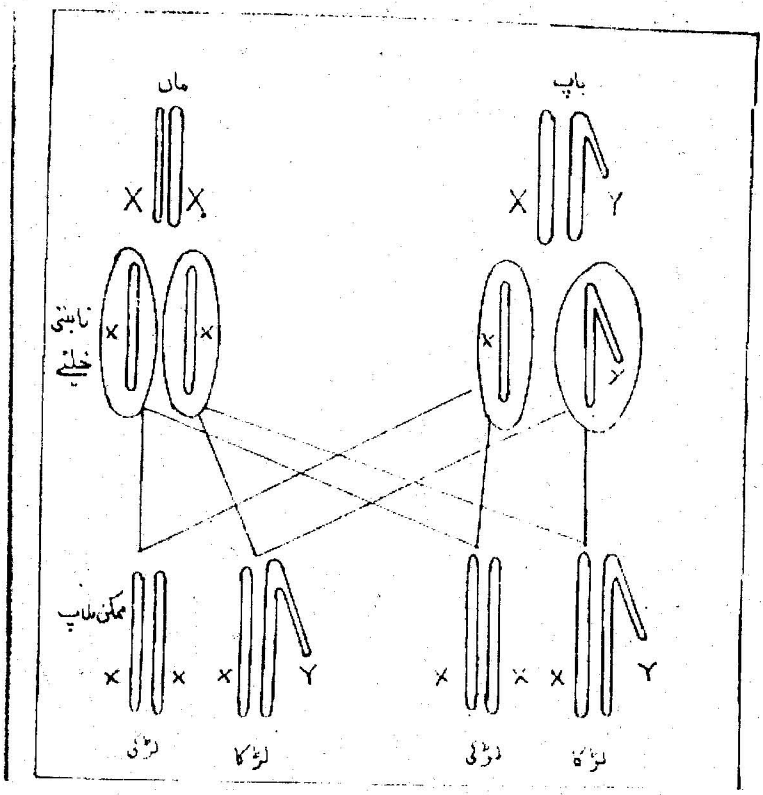

شکل نمبر۹: شکل میں نر اور مادہ جنسی یا نابتی خلیوں کا ممکنہ ملاپ دکھایا گیا ہے جب نر کا ''Y'' جنسی خلیہ مادہ کے جنسی خلیہ سے ملتا ہے تو ''XY'' لڑکے کا تعین ہو جاتا ہے اور جب نر کا ''X'' جنسی خلیہ مادہ کے جنسی خلیہ کے ساتھ مدغم ہو جاتا ہے تو ''XX'' لڑکی کا تعین ہو جاتا ہے۔

شکل سے پتہ چلتا ہے کہ اگر کسی کو اپنے باپ سے ''X'' لونی جسیمہ (Chromosomes) ملے تو وہ لڑکی ہوگی جبکہ ''Y'' لونی جسیمہ ملنے کی صورت میں وہ لڑکا ہوگا۔ باپ سے X ملے گا یا Y یہ 50 فیصد امکان پر منحصر ہے۔ چنانچہ لڑکا ہوتا یا لڑکی دراصل اس کا تعلق باپ کے جنسی خلیوں کی قسم سے ہے جبکہ ماں ہر صورت میں ایک ہی جیسے جنسی خلیئے مہیا کرتی ہے۔

جڑواں بچوں کی پیدائش:

انسانوں میں عموماً ایک وقت میں ایک ہی بچہ پیدا ہوتا ہے لیکن کبھی کبھی جڑواں بچے بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ تین اور چار بچوں کی پیدائش بہت ہی کم دیکھنے میں آئی ہے اگرچہ اب تک پانچ یا اس سے زائد بچوں کی بیک وقت پیدائش کی خبریں بھی اخبارات میں پڑھی ہیں۔ جڑواں بچے دو قسم کے ہو سکتے ہیں۔

1۔ غیر مماثل (Non-Identical) 2۔ مماثل (Identical)

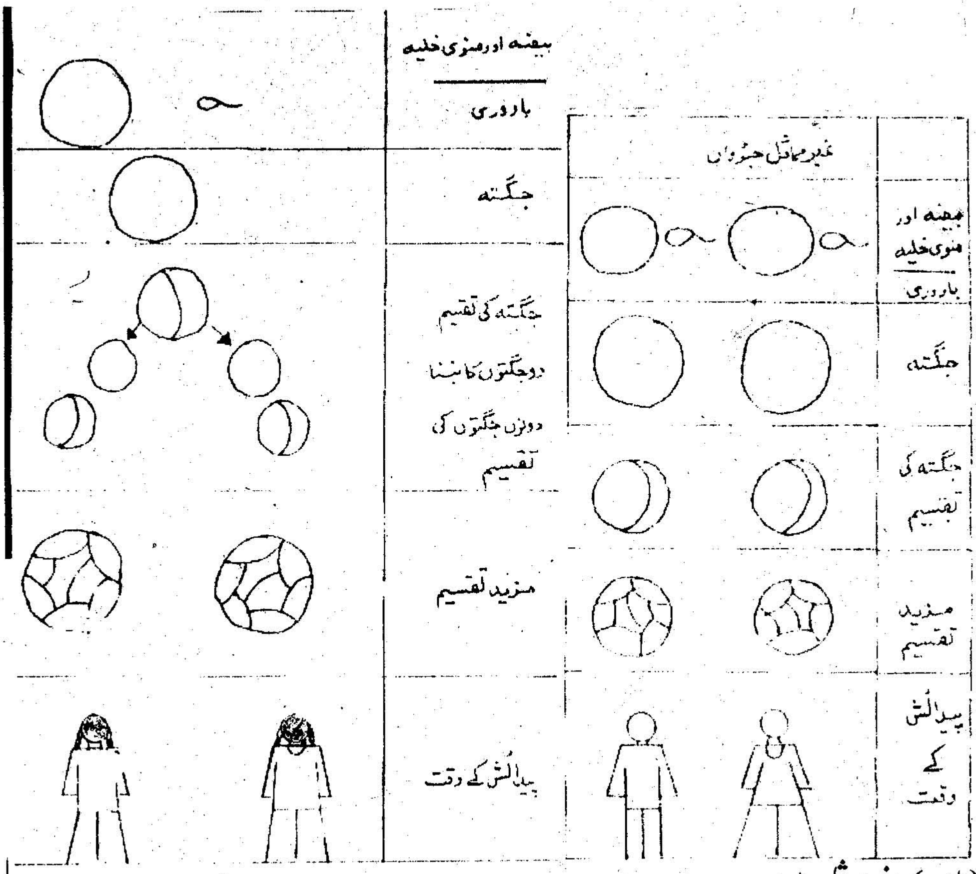

(الف) غیر مماثل جڑواں (ب) مماثل جڑواں

شکل نمبر ۱۰: شکل میں غیر مماثل اور مماثل جڑواں کو دکھایا گیا ہے۔

1۔ غیر مماثل (Non-Identical):

غیر مماثل جڑواں بچوں کی پیدائش میں دو بیضے (Eggs) اور دو منوی خلیے (Sperms) بیک وقت علیحدہ علیحدہ بارآور

ہوتے ہیں جیسا کہ شکل میں دکھایا گیا ہے۔ بارآوری کے بعد دو جگتہ (Zygotes) بنتے ہیں اور پھر تقسیم در تقسیم سے دو جنین بنتے ہیں جو افزائش کے بعد دو بچوں کی پیدائش کا باعث بنتے ہیں۔ چونکہ غیر مماثل جڑواں بچوں کی پیدائش میں دو مختلف بیضے اور دو منوی خلیۓ حصہ لیتے ہیں۔ اسلیۓ یہ بچے دو مختلف بچوں کی طرح بڑھتے پھولتے ہیں ان کی جنس بھی مختلف ہو سکتی ہے۔ (شکل نمبر۱۰۔الف)

مماثل جڑواں (Identical):

مماثل جڑواں بچوں کی پیدائش میں صرف ایک بیضہ اور ایک منوی خلیہ (Sperm) حصہ لیتے ہیں۔ بارآوری کے بعد جب جگتہ (Zygote) کی تقسیم ہوتی ہے تو بعض مرتبہ دونوں نئے خلیۓ علیحدہ ہو کر دو جگتہ بنا دیتے ہیں جیسا کہ شکل میں دکھایا گیا ہے۔ یہ دو جگتہ خود مختار ہوتے ہیں اور ان کی مزید تقسیم کے مراحل بالکل وہی ہیں جو ایک بچے کی پیدائش یا غیر مماثل جڑواں کی پیدائش کیلئے ہوتے ہیں۔ اس طرح بنیادی طور پر ایک بیضہ اور ایک منوی خلیہ سے دو بچوں کی پیدائش ہوتی ہے۔ (۷۲)

دیکھئے پچھلے صفحہ پر شکل نمبر۱۰۔ب

EMBRYONIC DEVELOPMENT IN DAYS

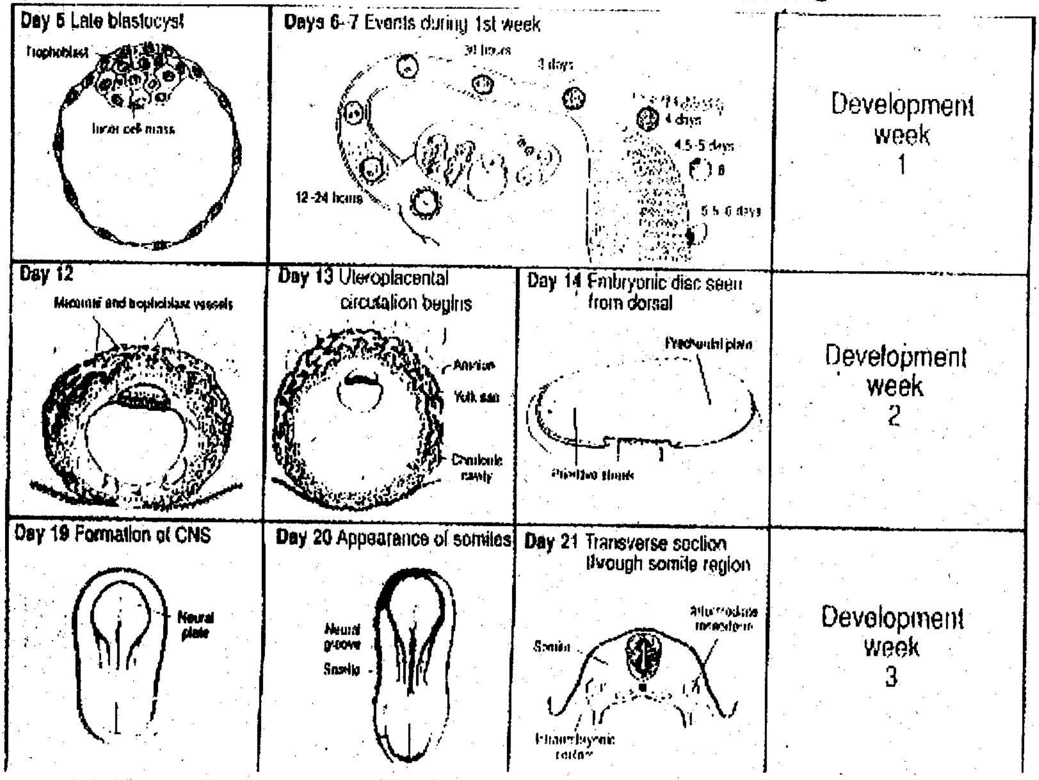

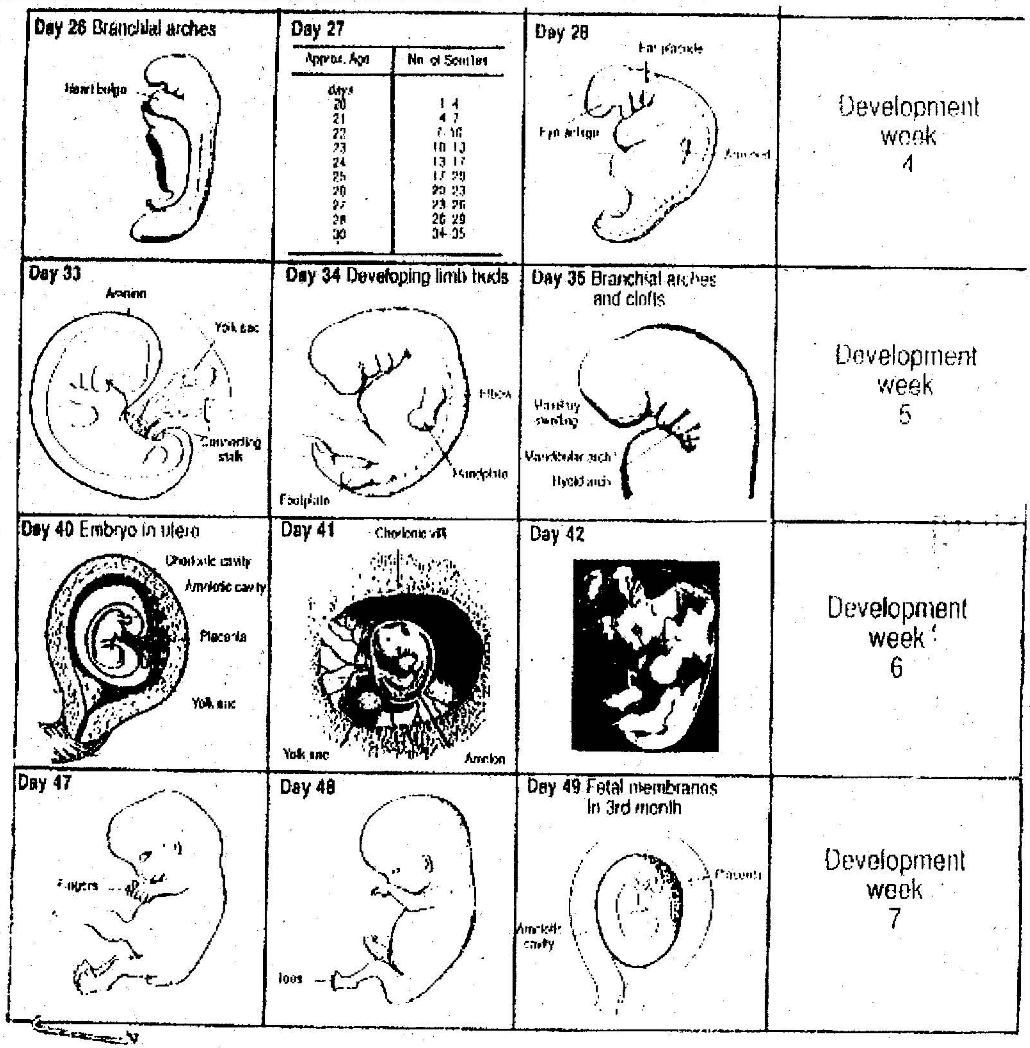

نتیجة البحث:

خلقت جنین کے بارے میں قرآن کریم نے جو وضاحت 1400 سال پہلے کی ہے اور جس کی تصدیق وتائید آج جدید سائنسی تحقیق سے ہوئی ہے اس سے یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہوگئی کہ قرآن مجید اللہ کا کلام ہے جو کہ آخری نبی حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوا ہے۔ یہ بات انسانی عقل سے بالاتر ہے کہ کس طرح 1400 سال پہلے ان حقائق کا انکشاف ہوا جسے موجودہ زمانے کے ماہرین جنینیات اپنے سائنسی طریقوں اور ترقی یافتہ آلات کے ذریعے منکشف کر رہے ہیں۔ اس بارے میں ایک واقعہ تحریر کرتا ہوں۔

مولانا ڈاکٹر حقانی میاں صاحب نے پروفیسر ڈاکٹر مارشل جانسن کے متعلق لکھا ہے کہ جب اس (پروفیسر) کو بتایا گیا کہ قرآن مجید میں قبل ولادت افزائش نسل کے مختلف مراحل کا 1400 سال پہلے ذکر کیا ہے تو وہ مبہوت رہ گئے اور کھڑے ہوکر اپنے محسوسات کا تذکرہ

یوں کیا۔نہیں نہیں نہیں! یہ کس قسم کی گفتگو ہے؟ **No,No,No! What kind of talk is that?**

پھر اس کو قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ دیا گیا اور قرآن مجید کی یہ آیت دکھائی گئی۔

''مَالَکُمْ لاَ تَرْجُوْنَ لِلّٰہِ وَقَارًا○ وَقَدْ خَلَقَکُمْ اَطْوَارًا○

ترجمہ: کیا ہوا ہے تم کو کیوں اُمید نہیں رکھتے ہو اللہ سے بڑائی کی اور اس نے تم کو بنایا ہے طرح طرح سے۔

دوسری جگہ ارشاد ہے۔ یَخْلُقُکُمْ فِیْ بُطُوْنِ اُمَّھٰتِکُمْ خَلْقًا مِّنْ بَعْدِ خَلْقٍ فِیْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ط

ترجمہ: ''بناتا ہے تم کو ماں کے پیٹ میں ایک طرح پر دوسری طرح کے پیچھے تین اندھیروں کے بیچ'' یہ سنتے ہی پروفیسر صاحب بیٹھ گئے۔اس کو بتایا گیا کہ حضرت محمد ﷺ کے پاس کوئی خوردبین نہیں تھی اور وہ اللہ عزوجل کے بھیجے ہوئے رسول تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے سچی نشانیاں اور پائندہ وتابندہ معجزات کے ساتھ بھیجا گیا تھا۔

پروفیسر صاحب نے تصدیق کی کہ قرآن مجید نہ صرف رحم میں بچہ (**Fetus**) کی بیرونی تشکیل (**External Form**) کی وضاحت کرتا ہے بلکہ اندرونی مراحل (**Internal Stages**) پر بھی زور دیتا ہے۔(۷۳)

آخر نے پروفیسر نے مارشل جانسن کے الفاظ یہ تھے۔

I see no evidence for the refutation of the concept that this individual, Muhammad had to be developing this information from some place. So I see nothing in conflict with the concept that Divine intervention was involved in what he was able to write.

ترجمہ: حضرت محمد ﷺ نے جس جگہ سے یہ تمام اطلاعات بہم پہنچائی ہیں میں اس کے ابطال واسترداد کی کوئی شہادت نہیں پاتا۔اس تصور کو قائم کرنے میں کوئی تصادم نہیں ہے کہ انہوں نے جو کچھ لکھا وہ وحی الٰہی تھا۔(۷۴)

آخر میں چند اشعار جو موضوع سے مناسبت رکھتے ہیں تحریر کر کے مقالہ کو ختم کرتا ہوں۔

اِک قطرۂ ناپاک سے انسان بنا ہے — خود اپنی حقیقت کا بھی کچھ اس کو پتا ہے

سرکش ہے اب اتنا کہ جھگڑنے پہ اڑا ہے — جو اس کے مدارج تھے انہیں بھول گیا ہے

انسان کی تو تخلیق کو حاجت ہے خدا کی

کیا چیز تھا تُو جس کا کبھی ذکر بھی آتا — موڑولا میں کنڈلی لگی پھر کس نے مروڑا

اور تیرے خلیات میں پھر فرق بنایا — کان آنکھ دیئے دل دیا، انسان بنایا

قدرت یہ نہیں تیری یہ رحمت ہے خدا کی (۷۵)

مآخذ ومراجع

۱۔ڈاکٹرعبدالرؤف شکوری،کلوننگ ایک تعارف اردو سائنس بورڈ 299 اپر مال روڈ لاہور صفحہ نمبر ۴۶۔

۲۔ پروفیسر ڈاکٹر نثار احمد،کلوننگ اور فقہی اشکالات طبع شدہ در سہ ماہی المباحث الاسلامیہ جلد ۲ شمارہ ۱ جامعہ المرکز الاسلامی بنوں صفحہ ۹۹۔

۳۔ڈاکٹر عبدالرؤف شکوری محولہ بالا صفحہ ۴۷،۴۸۔

۴۔الموسوعۃ الفقہیہ جلد ۱۶ صفحہ ۱۱۷،وزارۃ الاوقاف والشؤن الاسلامیہ الکویت (۱۳۹۱ھ/۱۹۸۹ء)

۵۔ Muhammad Ali and Prof.Pervez Khawaja, Embryology for B.Sc 4th year, Islamia Book Agency Afghan Market,Qissa Khawani, Peshawar P.79.

۶۔ڈاکٹر نثار احمد محولہ بالا صفحہ ۱۰۸۔

۷۔الشافعیؒ،ابی عبداللہ محمد بن ادریس،الام جلد ۵ صفحہ ۱۴۳۔دار المعارف لطباعۃ دانشر بیروت 1993ء۔

۸۔ پروفیسر عبدالماجد،اسلام اور جدید سائنس ہزارہ سوسائٹی فار سائنس ریلجن ڈائیلاگ مانسہرہ صفحہ ۱۳۔

۹۔قاری عبدالکریم،فوائد قرآنی،ادارہ کریمیہ تعلیم القرآن اندرون شیرانوالہ گیٹ لاہور صفحہ ۳۳۔

۱۰۔قاری عبدالکریم محولہ بالا صفحہ ۳۵۔

۱۱۔مولانا محمد انور گنگوہی،مشکلات القرآن ادارہ تالیف اشرفیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان صفحہ ۱۰۲۔

۱۲۔مفتی محمد شفیعؒ معارف القرآن جلد ۶ ادارۃ المعارف کراچی نمبر ۱۴ صفحہ ۲۸۹۔

۱۳۔مولانا محمد گنگوہی محولہ بالا صفحہ ۱۸۷۔

۱۴۔القرآن سورۃ الطارق آیت نمبر ۶،۷۔

۱۵۔مولانا شبیر احمد عثمانیؒ،القرآن الکریم وترجمۃ معانیہ وتفسیرہ الی اللغۃ الاردیۃ،شاہ فہد قرآن شریف پرنٹنگ کمپلیکس مدینہ منورہ 1989ء صفحہ نمبر ۷۸۴۔

۱۶۔موریس بوکائیے (مترجم ثناء الحق صدیقی) بائبل،قرآن اور سائنس ادارہ القرآن والعلوم الاسلامیہ،اشرف منزل ڈی/۷/۴۳۷ گارڈن ایسٹ ویب اسٹریٹ نزد لسبیلہ چوک کراچی نمبر ۵ صفحہ نمبر ۳۳۵۔

۱۷۔مفتی محمد شفیعؒ محولہ بالا صفحہ ۷۱۸۔

۱۸۔شاہ سلطانہ اور ڈاکٹر مس قدسیہ رفعت،تولید یونٹ نمبر ۴ طبع وتدریس حیاتیات،بی۔ایڈ کوڈ نمبر ۵۲۰ علامہ اقبال یونیورسٹی اسلام آباد صفحہ نمبر ۳۲۹۔

۱۹۔ Sadler,T.W Langman's Medical Embryology Ed.7th. Willian and Wilkins 428 E.Preston street Baltimore,Maryland 21202,USA,PP.20-21.

۲۰۔ڈاکٹر سخاوت علی قرآن اور مادی حقائق، دستاویز مطبوعات لاہور صفحہ نمبر ۵۹۔

۲۱۔مولانا ڈاکٹر حافظ حقانی میاں قادری، سائنسی انکشافات قرآن وحدیث کی روشنی میں، صفحہ ۲۵۶، دارالاشاعت اردو بازار ایم۔اے جناح روڈ کراچی۔

۲۲۔ Pearce,Evlyn C. Anatomy and Physiology for Nurses, Ed.16th.Faber andLimited,London.PP.81,87.

۲۳۔ڈاکٹر سخاوت علی، محولہ بالا نمبر ۵۹۔

۲۴۔قاری عبدالکریم محولہ بالا صفحہ نمبر ۳۵۔

۲۵۔ڈاکٹر سخاوت علی، محولہ بالا صفحہ نمبر ۷۰۔

۲۶۔ Sadler,T.W. Op.cit. P.3

۲۷۔ Ibid P.29.

۲۸۔ Ibid P.36.

۲۹۔مولانا محمد عبدالرشید نعمانی، لغات القرآن جلد نمبر ۴۔ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ، اردو بازار کراچی نمبر ۱ صفحہ نمبر ۳۴۱۔

۳۰۔مولانا ڈاکٹر حافظ حقانی میاں قادری محولہ بالا صفحہ نمبر ۶۴۔

۳۱۔مولانا نسیم احمد غازی مظاہری۔ بجنوری درسی تفسیر المکتبہ الاشرفیہ جامعہ اشرفیہ، فیروز پور روڈ لاہور صفحہ نمبر ۳۱۹۔

۳۲۔ڈاکٹر سخاوت علی محولہ بالا صفحہ نمبر ۷۱۔

۳۳۔ Pearce Evelyn C. Op cit PP.314-315.

۳۴۔مولانا ڈاکٹر حافظ حقانی میاں محولہ بالا صفحہ نمبر ۸۱۔

۳۵۔ Saddler,T.W. Op cit PP 33,36.

۳۶۔ Ibid P.39.

۳۷۔ Ibid P.52.

۳۸۔ Ibid P.43.

۳۹۔ Ibid PP.64-65.

۴۰۔مولانا ڈاکٹر حافظ علی حقانی میاں محولہ بالا صفحہ ۸۱۔

۴۱۔مولانا ڈاکٹر محمد دین،قرآن اور انسان،تاج کتب خانہ ہشتگری بازار پشاور صفحہ نمبر ۱۱۔

۴۲۔ڈاکٹر سخاوت علی محولہ بالا صفحہ نمبر ۷۱،۷۲۔

۴۳۔ Sadler,T.W. Op cit. P.87.

۴۴۔مولانا ڈاکٹر حافظ حقانی میاں محولہ بالا صفحہ نمبر ۸۱۔

۴۵۔ڈاکٹر سخاوت علی محولہ بالا صفحہ نمبر ۷۲۔

۴۶۔مولانا ڈاکٹر حافظ حقانی میاں محولہ بالا صفحہ نمبر ۸۲۔

۴۷۔قاری عبدالکریم محولہ بالا صفحہ نمبر ۳۵۔

۴۸۔مولانا شبیر احمد عثمانیؒ محولہ بالا صفحہ نمبر ۴۵۶۔

۴۹۔مولانا شبیر احمد عثمانیؒ محولہ بالا صفحہ نمبر ۴۵۶۔

۵۰۔القرآن سورۃ التین آیت نمبر ۶۔

۵۱۔ڈاکٹر سخاوت علی محولہ بالا صفحہ نمبر ۷۲۔

۵۲۔ Pearce Evelyn C. Op cit PP.322.

۵۳۔مولانا ڈاکٹر حافظ حقانی میاں محولہ بالا صفحہ نمبر ۸۲۔

۵۴۔ Pearce Evelyn C. Op cit PP.322.

۵۵۔مولانا شبیر احمد عثمانیؒ محولہ بالا صفحہ نمبر ۶۶۹۔

۵۶۔مولانا شبیر احمد عثمانیؒ محولہ بالا صفحہ نمبر ۴۴۲۔

۵۷۔ Sadler,T.W. Op cit. P.99.

۵۸۔ Abercrombie.M,C.J.Hickman and M.L.Johnson,A dictionary of Biology, Ed.6th 1973. Made and printed inGreat Britain by Hunt Barnard Printing Ltd,Aylesbury,P.225.

۵۹۔ Ibid P.226.

۶۰۔ Pearce Evelyn C. Op cit PP.323.

۶۱۔ Ibid P.323.

۶۲۔ مولانا شبیر احمد عثمانیؒ محولہ بالا صفحہ نمبر ۴۴۲۔
۶۳۔ قاری عبدالکریم محولہ بالا صفحہ نمبر ۴۰۔
۶۴۔ Allama,Alhaj Zia-Ul-Mulk,Dr.Masood Hafeez Riface and Khurshid Ahmad Kha,"Kamyab New Medical Dictionary." Kamyab Book Depot-38,Urdu Bazar,Lahore-2,Ed.2nd. PP.8-9.
۶۵۔ Sadler,T.W. Op cit. P36.
۶۶۔ Ibid P.122.
۶۷۔ مولانا شبیر احمد عثمانیؒ محولہ بالا صفحہ نمبر ۶۱۱۔
۶۸۔ ڈاکٹر سخاوت علی محولہ بالا صفحہ نمبر ۷۰۔
۶۹۔ مولانا احمد علی لاہوریؒ۔ ترجمہ القرآن الکریم سورۃ الشوریٰ آیت نمبر ۴۹، ۵۰۔
۷۰۔ مولانا صلاح الدین یوسف، القرآن الکریم وترجمہ معانیہ وتفسیرہ الی اللغۃ الاردیۃ، شاہ فہد قرآن شریف پرنٹنگ کمپلیکس مدینہ منورہ ۱۴۲۰ھ صفحہ نمبر ۱۳۷۵، ۱۲۷۶۔
۷۱۔ مولانا شبیر احمد عثمانیؒ محولہ بالا صفحہ نمبر ۶۴۹۔
۷۲۔ شاہدہ نعیم وقدسیہ رفعت، زندگی اور اس کے مدارج یونٹ نمبر ۶ طبع درانٹرمیڈیٹ جنرل سائنس کوڈ نمبر ۳۰۸ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد 2001ء صفحہ نمبر ۱۹۱ تا ۱۹۳۔
۷۳۔ مولانا ڈاکٹر حافظ حقانی میاں محولہ بالا صفحہ نمبر ۹۷، ۹۸۔
۷۴۔ مولانا ڈاکٹر حافظ حقانی میاں محولہ بالا صفحہ نمبر ۱۰۰۔
۷۵۔ ڈاکٹر قیوم پاشاہ زبیری بصیرت، صدیقی ٹرسٹ، صدیقی ہاؤس المنظر اپارٹمنٹس ۴۵۸ گارڈن ایسٹ نزد لسبیلہ چوک کراچی صفحہ نمبر ۲۲، ۲۴۔

فضائی آلودگی سے بچنے کے لئے صاف ماحول قائم کرنا:

نبی کریم ﷺ ماحول کو صاف رکھنے پر خاصا زور دیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ فرماتے تھے:

ترجمہ: ”ایمان کی ستر سے کچھ اوپر شاخیں ہیں جن میں سب سے افضل لا الہ الا اللہ کا عقیدہ رکھنا ہے اور سب سے سہل الحصول راستے سے موذی چیز دور کرنا ہے“۔ [صحیح مسلم (۵۸): کتاب الایمان (۱) باب بیان عدد شعب الایمان (۱۲)]